مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ

مارچ ۲۰۲۴

”جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔“

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

1889-1965
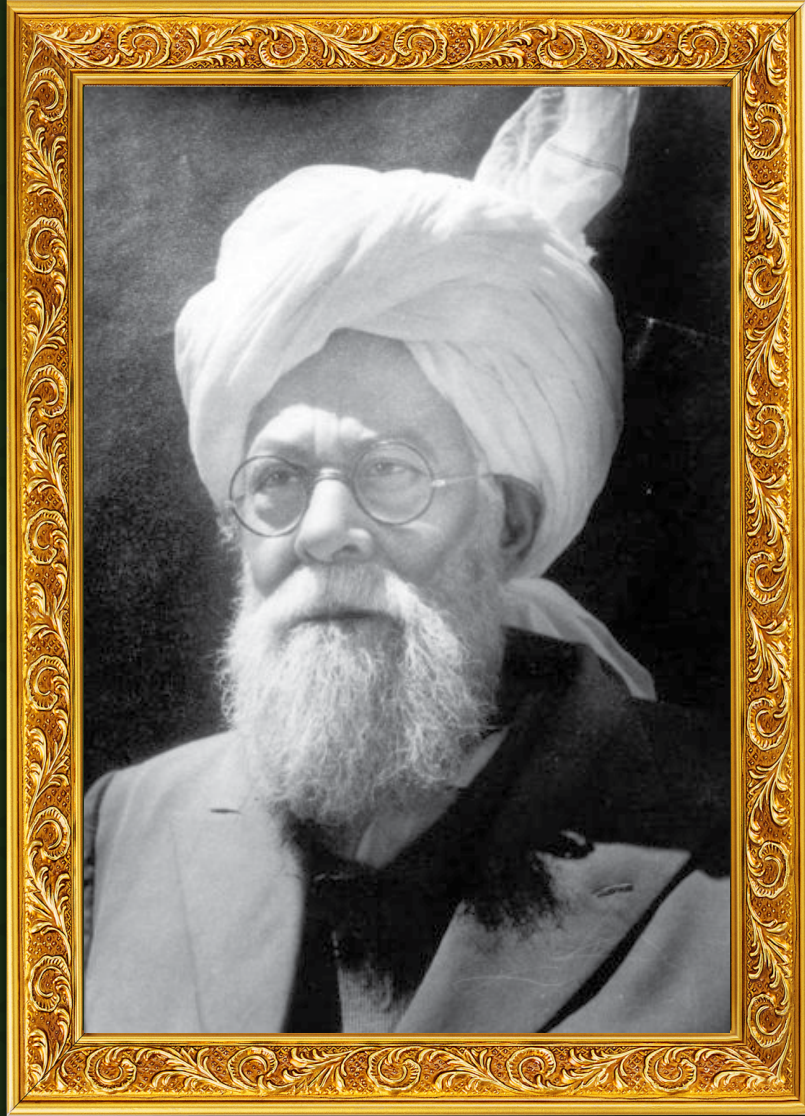
عظیم الشان دورِ خلافت

دورِ خلافت 1914 تا 1965

فہرست مضامین

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

اگر آپ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

ممبران رسالہ النداء

صدر مجلس
طاہر احمد

مہتمم اشاعت
عدنان منگلا

مدیر اعلیٰ
عبد النور عابد

مدیر حصہ اردو
حصور احمد ایقان

ٹیم
عطاء الکریم گوہر
ثمر فراز خواجہ
اسد علی ملک

چیئرمین - ریویو بورڈ
احمد ساہی

ٹیم ممبران - ریویو بورڈ
نبیل مرزا
فرحان اقبال
فرخ طاہر

ڈیزائنر
حنان احمد قریشی

ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ، یہ گردشِ دورانہ

قال اللہ

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ‏ ﴿۳﴾ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۴﴾

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

الجمعة: آیات 3-4

قال الرسول ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَہٗ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہو گی۔

مشکوٰۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین۔ صفحہ 902-901، مطبوعہ 2015ء
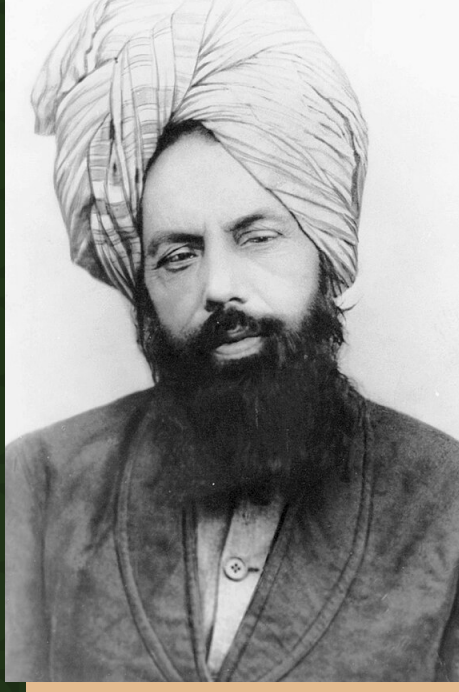
کلام الامام امام الکلام

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اُس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شَے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اِس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں۔

رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 310-309
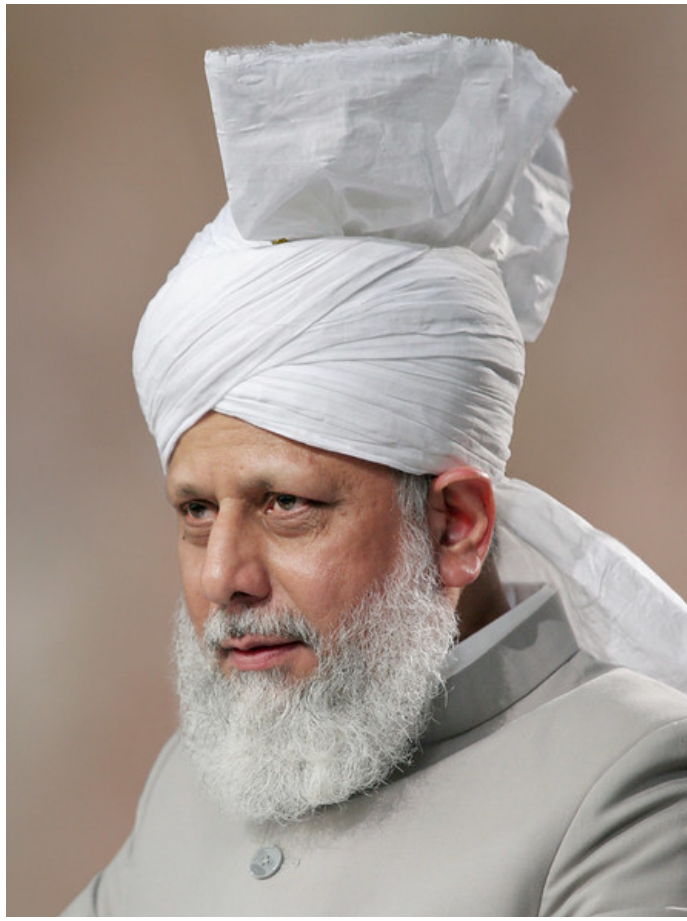
فرمان خلیفہ وقت

ایک تو یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔

20؍ فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار 20؍ فروری 1886ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں 20؍ فروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔ یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ وضاحت مَیں نے اس لئے کی ہے کہ بعض لوگ اور یہاں کی نئی نسل، نوجوان یا کم علم یہ سوال کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعود جب مناتے ہیں تو پھر باقی خلفاء کے یومِ پیدائش کیوں نہیں مناتے۔ ایک تو یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو 1889ء میں 12؍ جنوری کو ہوئی تھی۔

خطبہ جمعہ 23؍ فروری 2018ء، فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیشگوئی مصلح موعودؑ کے الفاظ

خدائے رحیم و کریم نے حضرت مسیح موعودؑ کی تڑپ اور اسلام کی صداقت کے لیے اضطراب کو دیکھ کر آپ کو تسلی دی اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان نشان کی خوشخبری دی جس کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا:

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102-100)

اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

دعویٰ مصلح موعود 28 جنوری 1944ء

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مورخہ 28 جنوری 1944 کو مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

”میں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی حالت میں کہا اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مِثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔۔۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے“

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق پُر شوکت اعلان، انوار العلوم، جلد 17 صفحہ 155

آپ کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد ہوشیار پور، لاہور، دہلی اور لدھیانہ جیسے بڑے شہروں میں پر شوکت جلسے کیے گئے۔ جن میں آپ خود شامل ہوئے۔

.1

.2

.3

LAHORE MEETING

Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmed, Head of the Ahmadiyya community, will address a public meeting on Sunday, at 2-30 p.m., in the Patiala House grounds, McLeod Road, Lahore.

.4

1۔ جلسہ ہوشیار پور: 1944

2. جلسہ لدھیانہ: 23 مارچ 1944

3. جلسہ لاہور (اطلاع) تاریخ جلسہ: 12 مارچ 1944

4. جلسہ دہلی: 1944

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن! اَللّٰھُمَّ آمِیْن! اَللّٰھُمَّ آمِیْن!

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب، یکم اکتوبر 2023ء، ماخوذ الفضل انٹرنیشنل)

تحریر از عبد السمیع خان صاحب، مربی سلسلہ

حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ کا جذبہ تبلیغ

قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو گا جس میں خدمت دین کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں

حضرت مصلح موعودؓ کا جذبہ تبلیغ بے کراں سمندروں کی مانند تھا

وہ وقت بھی آئے گا جب ساری دنیا میں بیس لاکھ داعی الی اللہ کام کر رہے ہوں گے

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود گوناگوں اغراض و مقاصد اور پچاس سے زیادہ علامات پر مشتمل ہے لیکن اس کا محور اور مرکز حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ چنانچہ اس پیشگوئی کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

”تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔“

پھر مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔“

پیشگوئی مصلح موعود کا یہی مرکزی نکتہ ہے جو خوشبو کی طرح سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ہر سانس میں مہکتا رہا آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اشاعت حق کے منصوبے تخلیق کرتا رہا اور ہر نئے لمحے نے آپ کی کامرانی کی بشارت دی۔ آپ کا پاکیزہ بچپن، اولوالعزم جوانی اور مظفر و منصور بڑھاپا اسی جذبہ تبلیغ سے معمور تھے جو سچی محبت الٰہی اور لافانی محبت رسول ﷺ کا لازمی نتیجہ ہے۔

اپنی حیات جاوید کا انتہائی نصب العین بیان کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں: ”میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں....... میری ساری خوشی اس میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریم ﷺ کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔“ (الموعود صفحہ 67)

بچپن سے خواہش تھی

حضور کا یہ بے پایاں جذبہ تبلیغ اور خدمت دین کی تڑپ کوئی وقتی یا ہنگامی واقعہ نہ تھا جو یکدم تند سیلاب کی طرح پھوٹ پڑا ہو۔ یہ پودا تو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی فطرت کی جڑوں کے ساتھ پیوند کر دیا تھا جو ہر گھڑی جوان اور تنومند ہوتا رہا۔ فرماتے ہیں: ”میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری

طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور اس تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو.......پھر اتنا ہو، اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔“

(منصب خلافت صفحہ 16)

پھر فرماتے ہیں: ”چونکہ مجھے تبلیغ کے لئے خاص دلچسپی رہی ہے اسی دلچسپی کے ساتھ عجیب عجیب ولولے اور جوش پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس...... عشق نے عجیب عجیب ترکیبیں میرے دماغ میں پیدا کی ہیں۔ ایک بار خیال آیا کہ جس طرح پر اشتہاری تاجر اخبارات میں اپنا اشتہار دیتے ہیں میں بھی اخبارات میں ایک اشتہار تبلیغ سلسلہ کا دوں اور اس کی اجرت دے دوں تاکہ ایک خاص عرصہ تک وہ اشتہار چھپتا رہے۔ مثلاً یہی اشتہار کہ مسیح موعود آگیا۔ بڑی موٹی قلم سے اس عنوان سے ایک اشتہار چھپتا رہے۔ غرض میں اس جوش اور عشق کا نقشہ الفاظ میں نہیں کھینچ سکتا جو اس مقصد کے لئے مجھے دیا گیا ہے۔“

(منصب خلافت صفحہ 22)

خدا سے مانگ لیا

اگر آپ کا دماغ اشاعت دین کی سکیمیں بنانے میں مصروف رہتا تھا تو آپ کا قلب مبارک اپنے آقا و مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر بے چین دعاؤں کے ذریعے غلبۂ دین کا متمنی رہتا تھا۔ اس کا ایک نظارہ شیخ غلام احمد صاحب واعظ نے بھی دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک (قادیان) میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے۔ اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا: میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔“ (سوانح فضل عمر جلد اول ص 151)

مبشر رؤیا

اسلام کی فتح کا دن دیکھنے کی یہ بے قرار تمنا جو اس نوعمری میں آپ کے دل میں پیدا ہوئی نوعمری ہی میں پھل بھی لانے لگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے معصوم دل سے اٹھنے والی پاکیزہ دعاؤں کو رحمت اور شفقت کی نظر سے دیکھا۔ اور اس دل کی تسلی کے خود انتظامات فرمائے۔ یہ تسلی رؤیائے مبشرہ کی صورت میں بھی دی گئی اور الہام کی زبان میں بھی اور کشفی رویت کے ذریعے سے بھی۔

بچپن میں آپ کے استاد حضرت سید سرور شاہ صاحب نے ایک دفعہ آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کو بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا خوابیں آتی ہیں تو فرمایا کہ:

''خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو قریباً روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لے کر صبح کو اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سر کنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اور اس کے ذریعے پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں۔''

اور پھر ان الفاظ میں آپ کو نوید کامیابی بھی دی گئی کہ خدا تعالیٰ تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ عطا کئے رکھے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی یہ رؤیا اور الہام آپ کی بعد کی بے مثال جدوجہد کا ایک بہت جامع خلاصہ ہے گویا اللہ تعالیٰ آپ کے جذبات تبلیغ کو قبول کر کے تسلی و تشفی کے سامان بھی پیدا کر رہا تھا اور ظرف کو بھی بڑھاتا جا رہا تھا۔

جدوجہد کا آغاز

آپ کی جدوجہد کا آغاز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر تھی کہ ایک رات آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل عرفان بخشا گیا اور بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر یقین محکم عطا کیا گیا۔ اس وقت سے یہ قلب تپاں تبلیغ کی خاطر بے قرار ہو رہا تھا۔ 1906ء میں ان جذبات نے ایک عملی شکل اختیار کی جب آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی منظوری کے ساتھ انجمن تشحیذ الاذہان کی بنا ڈالی اور اسی نام کا رسالہ جاری کیا۔ یہ دراصل ایک ایسا چھوٹا سا کارخانہ تھا جس میں اعلیٰ پائے کے مضمون نگار تیار ہونے لگے اور سلسلہ کی آئندہ اشاعتی ضروریات کے لئے قلمکاروں کی ایک کھیپ اس جرنیل صفت وجود نے تیار کر دی جنہوں نے آپ کے شانہ بشانہ علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔

ایک زندہ عہد

لیکن یہ تو لاوا تھا جو ابھی اندر اندر پک رہا تھا لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر یہ آتش فشاں پھٹ پڑا اور انیس سال کی عمر میں آپ نے حضرت اقدس کی نعش کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ:

''اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔''

یہ عہد اب سیدنا محمود کے سامنے نشان منزل بن چکا تھا۔ جذبات کا سمندر تلاطم خیز موجوں سے معمور ہو چکا تھا۔ تبلیغ کے ایک عالمگیر اور انمٹ نظام کے قیام کے لئے جن خوبیوں اور خصوصیات کی ضرورت تھی خدا کی تقدیر آپ کے وجود میں بھرتی رہی۔ اس حوالے سے خلافت اولیٰ میں آپ کا پہلا تاریخ ساز کارنامہ مدرسہ احمدیہ کو کلی تباہی سے محفوظ رکھنا ہے۔ جب لاہوری جماعت کے بعض سرکردہ ممبروں کی خوشنما تقریروں کے نتیجہ میں جماعت مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے پر آمادہ نظر آ رہی تھی اس وقت حضور کی ایک بے پناہ جذباتی مگر مدلل تقریر نے جماعت کے دل پھیر دیئے۔ یہی مدرسہ احمدیہ ہے جس کے سپوتوں نے محمود کا سپاہی بن کر اس کی تمناؤں کی دنیا استوار کی اور آج جامعہ احمدیہ کے نام سے مصروف عمل ہے۔

پہلا مشن

1913ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو لندن میں بطور مبلغ سلسلہ بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا مگر رقم کی نایابی کی وجہ سے معاملہ ملتوی ہوتا نظر آیا تب وہی سیدنا محمود آگے بڑھا اور انجمن انصار اللہ نے رقم جمع کر کے چوہدری صاحب کو لندن بھجوایا۔ یہ دونوں واقعات حضور کے ناپیدا کنار جذبہ تبلیغ کی جھلک ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا کی طرف سے علامتی

رنگ میں اس بات کا اعلان تھا کہ آئندہ دین کی اشاعت کا جھنڈا سیدنا محمود اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے بلند ہوگا۔

خلافت کے بعد

آخر وہ وقت آگیا جب خدا کی تقدیر نے دین کا جھنڈا اسی بابرکت وجود کے ہاتھ میں دے دیا اور اس کی بے چین روح نے ایک رنگ میں تسکین پائی۔ آپ نے خلافت کی مسند پر متمکن ہونے کے بعد جماعت کے منتخب نمائندگان سے فرمایا:

"میرے دل میں تبلیغ کے لئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور سامان کے لحاظ سے بالکل قاصر۔ پس میں اس کے حضور ہی جھکا اور دعائیں کیں اور میرے پاس تھا ہی کیا؟ میں نے بار بار عرض کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت، نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کر سکوں مگر

اب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کو سنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔

پس آپ وہ قوم ہیں جن کو خدا نے چن لیا اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھاوے گا اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہوگا۔"

(منصب خلافت صفحہ 17)

میں جلد جلد بڑھوں گا

اس اعلان کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود نے ساری جماعت کو داعی الی اللہ بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کی اور ابلاغ حق کی بے شمار سکیمیں جاری کیں جن کی سرخیل تحریک جدید ہے۔ 1934ء کی احرار تحریک نے پیغام احمدیت کو چار چاند لگا دیئے اور دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کا نام پہنچا دیا گیا۔ دس سال بعد 1944ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر انکشاف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ اشاعت حق کی جدوجہد میں یہ ایک اور حیران کن سنگ میل تھا۔ آپ نے اس موقع پر جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے...... اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان مل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (الموعود صفحہ 216)

سیدنا حضرت مصلح موعود کے باون سالہ دور میں زمین کے کناروں تک

احمدیت کا پیغام پہنچا۔ دنیا کے کناروں تک آپ نے شہرت پائی۔ ہر قوم اس چشمہ سے سیر اب ہوئی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس مقصد کے لئے جماعت میں متعدد تحریکات جاری فرمائیں۔ کئی تنظیمیں، مجالس اور ادارے قائم فرمائے بہت سی عمارات تعمیر کروائیں۔ اور خدا نے آپ کی کوششوں کو قبول کرتے ہوئے بیسیوں ممالک میں جماعت کا جھنڈا گاڑنے کی توفیق عطا فرمائی۔

- آپ کے دور میں 46 ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہوئے۔
- 318 مساجد تعمیر ہوئیں
- 16 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے
- 164 واقفین زندگی نے دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت کی توفیق پائی

”پس آج ہر احمدی خادم کی زندگی کا یہ اہم ترین مقصد ہونا چاہیے کہ وہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے کوشاں رہے۔ آج جب دنیا خدا سے دور ہوتی جا رہی ہے اور دہریت بڑے زور سے حملہ آور ہے یہ احمدی خدام کا فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔“

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب، یکم اکتوبر 2023ء، ماخوذ الفضل انٹرنیشنل)

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، جب منصبِ خلافت پر متمکن ہوئے، اس وقت آپ کی عمر صرف 25 سال تھی۔
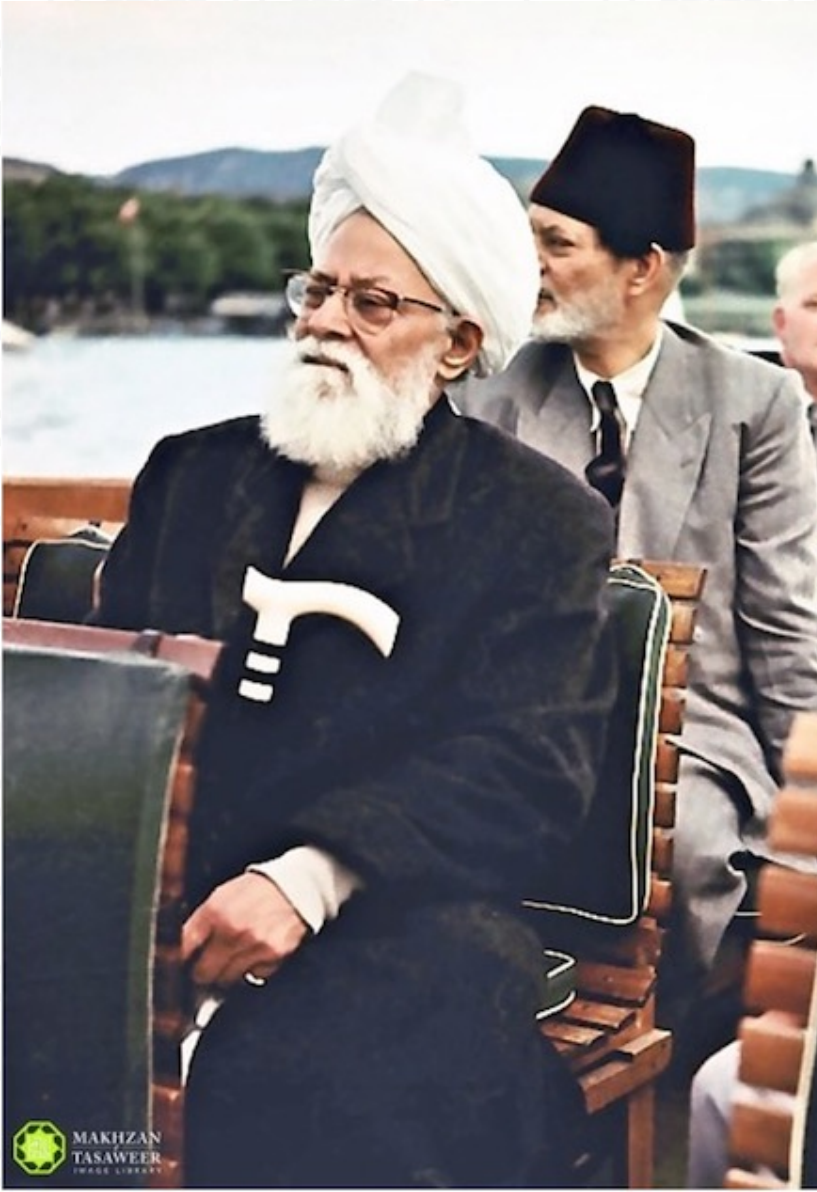
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

چند تحریکات حضرت مصلح موعود

پر ایک مختصر نظر
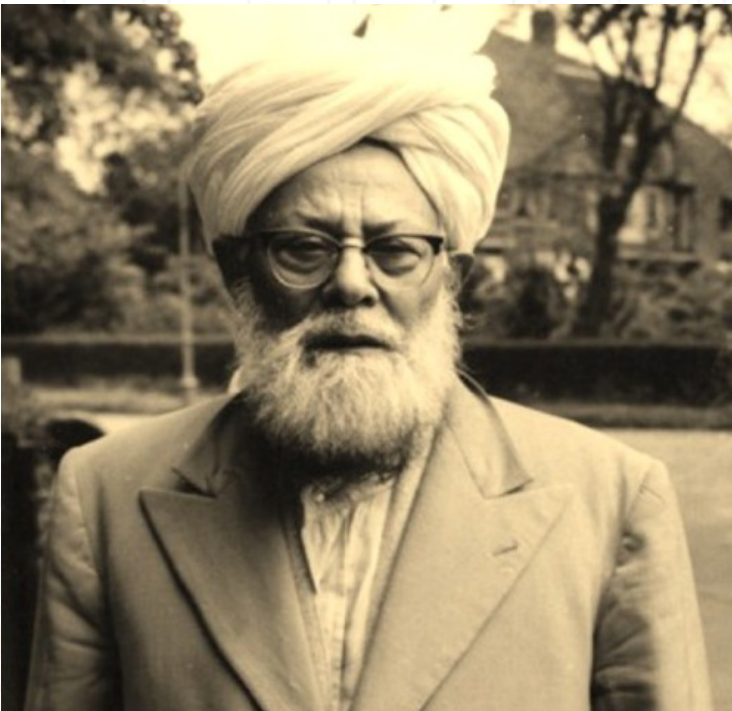
جہاد بالقرآن کی تحریک

تحریک وقف زندگی

صدر انجمن میں نظارتوں کا قیام

مجلس مشاورت کا قیام

جامعہ احمدیہ کا قیام

تحریکِ جدید

جلسہ سیرت النبی کی تحریک

ذیلی تنظیموں کا قیام

(مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس

اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ)

لوائے احمدیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بنیاد

انتخاب خلافت کمیٹی

تحریک وقف جدید

تحریک شدھی
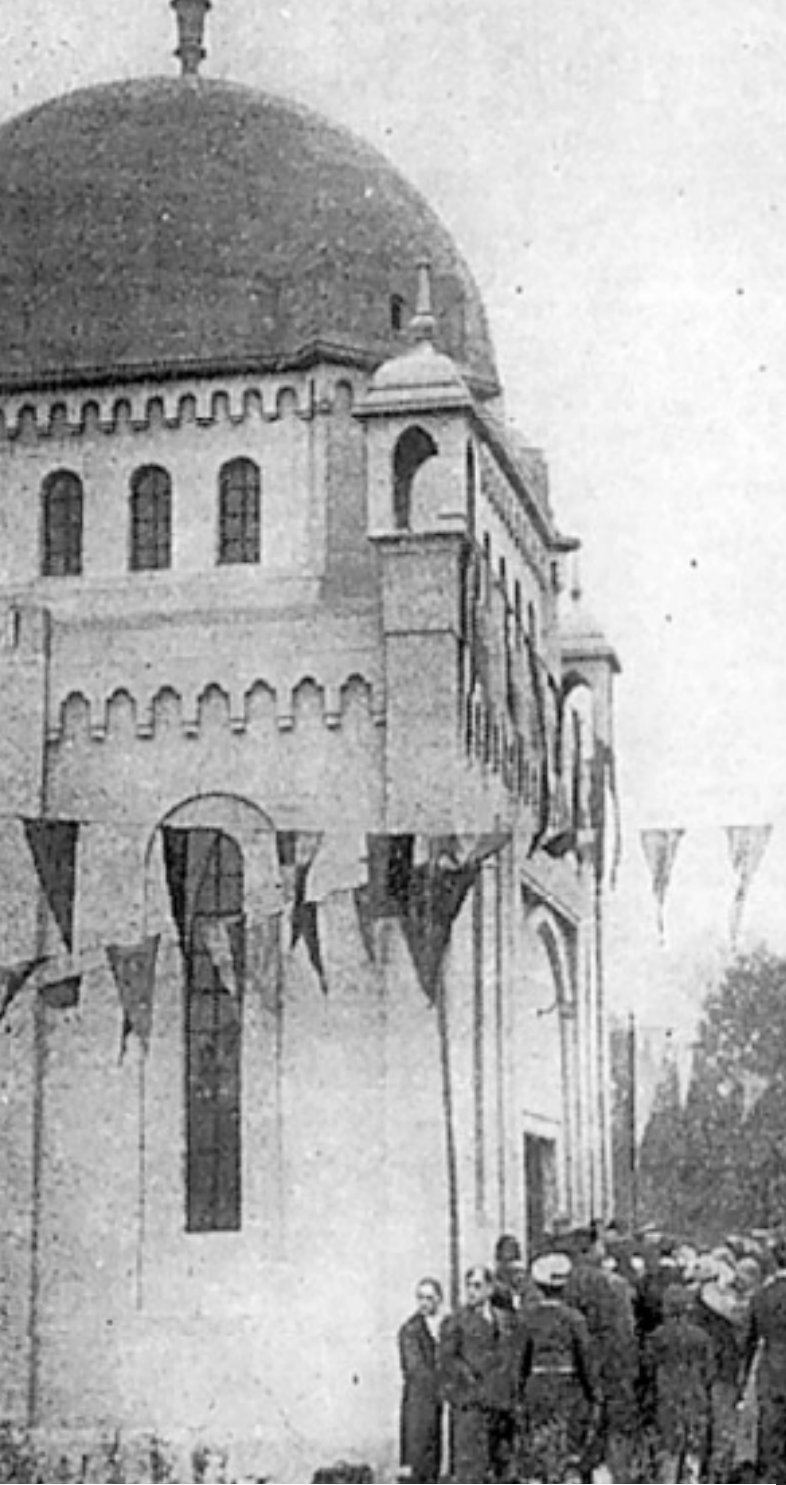
بیت الفضل لندن: افتتاحی تقریب 1926

موجودہ بیت الفضل لندن

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دو غیر ممالک کی طرف دورہ جات کیے:

پہلا دورہ 1924 میں کیا گیا، جس کا مقصد لندن میں منعقد ہونے والی ویمبلے کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنا تھا اس سفر میں آپ مصر، شام اور فلسطین میں بھی ٹھہرے۔ اور اسی سفر کے دوران بیت الفضل لندن کی بنیاد بھی رکھی گئی۔

دوسرا دورہ 1955 میں کیا گیا، جب آپ علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا دنیا کو چیلنج

تحریر از عامر محمود (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اِس کتاب کا لکھنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ "وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ" (البقرۃ:24) یعنی اگر تم اس بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا تو اُس جیسی کوئی سورۃ تو لا کر دکھاؤ۔ اسی طرز عمل پر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے مخالفین کے سامنے بہت سے چیلنج اِس بات کے ثبوت میں پیش کیے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح و مہدی کے تور پر بھیجے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفین سے دعاؤں کی قبولیت، نشان دکھانے، قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کے چیلنج اور نیز مباہلے بھی کیے انہیں عظیم الشان نشانوں میں سے جو حضرت مسیح موعودؑ کے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے پر مہر لگاتے ہیں ایک نشان پیشگوئی "مصلح موعود" کے پورے ہونے کا نشان ہے۔ اس پیشگوئی کے مصداق آپؑ کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہیں اور اسی لیے آپ کو مصلح موعود کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں جس بیٹے کی ولادت کا ذکر ہے اُس کی پچاس سے کچھ زیادہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس پیشگوئی کے کئی پہلوؤں میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تجھے یہ نشان دوں گا تا کہ "کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی کے اس پہلو کے اپنی ذات میں پورا ہونے کا نا صرف یہ ثبوت دیا کہ آپ نے کتاب اللہ کی ایسی عظیم الشان تفسیر لکھی جس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت کو اپناتے ہوئے مخالفین کو چیلنج بھی کیا کہ مجھ سے بہتر تفسیر لکھ کر دکھاؤ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "بار بار لوگوں کو چیلنج دیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر میں میرا مقابلہ کرلیں مگر آج تک کسی کو جرات نہیں ہوئی کہ وہ قرانی تفسیر میں میرا مقابلہ کر سکے" (الموعود، انوار العلوم جلد 17، صفحہ 538)۔ جس طرح سے سچائی کے مخالفین ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں کی جب اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کے کسی مامور کی طرف سے کوئی چیلنج دیا جاتا ہے تو حیلے بہانے کرتے ہوئے اور چالاکیاں کرتے ہوئے اپنی عزت بچانے لگ جاتے ہیں اسی طرح پر حضرت مصلح موعود کے اس چیلنج پر بھی مخالفین نے ایسا ہی کیا۔ مخالفین نے اس چیلنج کے جواب میں تبصرے تو ضرور کیے مگر کبھی اُس کو قبول نہیں کیا اور بے ہودہ شرائط پیش کر کہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہی کرتے رہے۔ مثلاً جب حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ "قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کرلیں اور وہ تین دن تک اُس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں" (الموعود، انوار العلوم جلد 17، صفحہ 540) اِس صاف ستھرے طرز مقابلہ کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب اور مصری صاحب میں سے ایک نے کہا کہ "إسمه أحمد" والی آیت کی تفسیر کرلیں اور دوسرے نے کہا "و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین" والے حصہ کی تفسیر کرلیں۔ مخالفین کی چالاکی کو سمجھتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ "خواہ ہم آیت خاتم النبیین کے کیسے ہی لطیف معنے کریں یا اسمہ احمد کی کتنی اعلیٰ درجہ کی تشریح کریں غیر احمدی ہمارے معنوں کو ضرور ہی ناپسند کریں گے اسی لیے ایسے اختلافی مسائل کے متعلق اُن کی رائے صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکتی" (الموعود، انوار العلوم جلد 17، صفحہ 543)

اسی طرح اس چیلنج کے ذریعے مخالفین پر حجت پوری کر کے حضرت مصلح موجود نے نا صرف اپنی صداقت بلکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت دیا۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی یادیں

صاحبزادہ محترم مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔

صاحبزادہ صاحب مرحوم گلدستہ درویشان کے ان خوش نما پھولوں میں سے تھے جنہیں تقسیم ملک کے پُر آشوب موقعہ پر درویشی کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی پیدائش یکم اگست 1927ء کو قادیان میں ہوئی۔ آپ نے 21 سال کی عمر میں درویشانہ زندگی کا آغاز کیا مورخہ 5/مارچ 1948ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے آپ شام 7:30 بجے پاکستان سے 14 افراد کے ساتھ قادیان دارالامان پہنچے۔ درویشانِ قادیان کے لیے وہ دَور انتہائی صبر آزما اور غائت درجہ ابتلاء کا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ:

"میں نے ایک بیٹے کو وادیٔ غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔"

مرحوم و مغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خاندان کے نمائندہ کے طور پر قادیان میں رہنے کے لیے منتخب فرمایا گیا۔ موصوف نے تاوفات اپنے اس فرض کو خوش اسلوبی اور اولوالعزمی سے نبھایا۔

آپ کی آمد کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ افراد جو پہلے سے قادیان میں خاندان کے نمائندے موجود تھے یعنی صاحبزادہ محترم ظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مورخہ 6/مارچ 1948ء کو پاکستان واپس چلے گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ واقف زندگی تھے اور قادیان میں ناظر دعوت و تبلیغ، ناظر تعلیم و تربیت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر مجلس وقف جدید، صدر انجمن تحریک جدید، صدر قضاء بورڈ، صدر مجلس کارپرداز، صدر اصلاحی کمیٹی، صدر صدر انجمن احمدیہ، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن بھارت کے عہدوں پر فائض رہے۔ آپ خداداد ذہانت اور فراست سے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کا بھی نہایت سہل حل نکال لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی یادداشت عطا فرمائی تھی۔ ہندوستان کے تمام احمدیوں کے خاندانی حالات سے واقف تھے۔ اکثر احمدی افراد محترم صاحبزادہ صاحب سے ہر کام کے سلسلہ میں مشورہ لیا کرتے تھے۔

محترم موصوف نہایت سادہ طبیعت اور سادگی پسند وجود تھے۔ ان کے سادگی کے بارے میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان تحریر فرماتے

ہیں کہ:

”خاکسار کو آج تک یاد ہے جب وادئ کشمیر کے ایک سفر میں بانڈی پورہ والوں نے ایک بڑے کمرے میں جیسا کہ وہاں رواج ہے قالین وغیرہ سے فرش کو مزین کرکے دیوار کے ساتھ ساتھ تکیے لگا رکھے تھے اور درمیان میں گدّے اور تکیوں سے خوبصورت مزین مسند حضرت میاں صاحب کے لیے تیار کر رکھی تھی۔ آپ جب تشریف لائے تو مسند چھوڑ کر دیوار کے ساتھ لگے تکیے سے ٹیک لگا کر سب ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما ہوگئے۔ یہ تھی ان کی سادگی کی مثال۔“

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی بیواؤں اور یتیموں پر ہر وقت شفقت کی نگاہ رہتی تھی۔ بہانے کی تلاش میں رہتے کہ کوئی موقعہ ملے اور آپ انکی امداد کریں۔ ہر خوشی کے موقع پر دستور تھا کہ قادیان کی ہر بیوہ اور یتیم کے گھر جانا اور چپکے سے لفافہ (En-velope) پکڑا دیتے۔ موصوف کی وفات کے وقت ایک خاتون نے ذکر کیا کہ میں حضرت میاں صاحب کے دفتر میں میز پر بل (Bill) رکھ کر آجاتی تھی اور کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور میرا بل (Bill) ادا ہو جاتا تھا۔

صاحبزادہ صاحب بیوگان کے نام پر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ذاتی امانت کھلوا کر اس میں امدادی رقم حسب گنجائش ڈلواتے رہتے۔ جب رقم زیادہ ہو جاتی تو ان بیوگان کو اطلاع دے دیا کرتے تھے۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا۔

اس عاجز کو بھی صاحبزادہ صاحب کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ خاکسار بورڈنگ سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو دبانے اور مالش (massage) کرنے کے لیے ان کے گھر جاتا رہتا تھا۔ اِس موقع پر بھی چھوٹے چھوٹے تربیتی امور کے بارے میں توجہ دلاتے رہتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر صاحبزادہ صاحب کی نگرانی میں دارالمسیح میں سالہا سال ڈیوٹی دینے کا موقعہ ملتا رہا۔ ہم سب کو جمع کر کے نصیحت کرتے تھے کہ گرم پانی جب فجر کے وقت پہنچانے جاتے ہو تو باقاعدہ دروازہ کھٹکھٹا لیا کرو۔ جب کسی کمرے میں داخل ہوتے ہو تو دایاں پاؤں پہلے رکھا کرو۔ جوتوں کو پہنتے وقت دایاں پاؤں پہلے ڈالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ روزانہ رات کو ہم سب خدام کی طبیعت دریافت کرنے آتے اور کسی کو کوئی پریشانی ہوتی تو فوری خود ہی سے دوائی لاکر دیتے تھے اور ہر روز کوئی نہ کوئی کھانے کی اچھی چیز لاکر کھلاتے تھے۔

چھوٹے چھوٹے تربیتی امور پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ایک روز صاحبزادہ صاحب نماز پڑھ کر جانے لگے تو ایک مہمان پر نظر پڑی اور وہیں رک گئے۔ میں نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا تو مجھے بلا کر کہنے لگے کہ اس مہمان کو نماز سے فارغ ہونے پر کہنا کہ ہاتھ بچھا کر سجدہ نہیں کیا جاتا۔ حدیث میں اس طرح کے عمل کو کتّے کے بیٹھنے کے ساتھ مثال دی ہے۔

مجھے یاد ہے جب میں دورہ کر کے قادیان آتا تو مجھے باقاعدہ بلوا کر اپنے اور گھر والوں کے حالات دریافت کیا کرتے تھے۔ ایسی شفقت میں نے اور کسی سے نہیں دیکھی۔

صاحبزادہ صاحب موصوف خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کی حوصلہ افزائی کی خاطر ان کے ساتھ پکنک پر ساتھ جایا کرتے تھے۔ اس عاجز کو بھی متعدد مرتبہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ جانے کا موقعہ ملا۔ موصوف تھوڑی دیر گھومنے پھرنے کے بعد میز کرسی لے کر وہاں پکنک پر بھی دفتری ڈاک لے کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ وقت ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ڈلہوزی اور کھجیار جانے کا

موقع ملا۔ ہم سب میں سے کوئی کھانے پکانے اور کوئی فروٹ کھانے بیٹھا تھا اور صاحبزادہ صاحب بعض ایمان افروز واقعات سنا رہے تھے۔ اس موقع پر ایک غیر مطبوعہ واقعہ سنایا فرماتے ہیں کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سفر کے دوران ٹرین میں اوّل درجہ (First Class) پر گھر کے خواتین کو لے کر سفر کرتے تھے اور ہم سب بھائی اور خاندان کے دوسرے افراد کو تھرڈ کلاس (Third Class) میں سفر کرنا پڑتا تھا۔ ایک موقعہ پر بھائیوں نے مشورہ کر کے مجھے نمائندہ بنا کر والد صاحب کے پاس بھجوایا کہ ہمیں بھی ٹرین میں اوّل درجہ (First Class) پر سفر کرنے کا موقعہ دیا کریں۔ میں نے جب والد صاحب کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو پہلے آپ نے نہایت پیار سے کہا کہ میں چونکہ خلیفہ ہوں اور میری security اور حفاظت کی بنا پر اور خواتین چونکہ میری نگرانی میں ہیں اس لیے فرسٹ کلاس (First Class) میں سفر کرنا پڑتا ہے اور تم لوگوں کے لیے ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے اس لیے تھرڈ کلاس (Third Class) میں سفر کروایا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضور جوش میں آ گئے اور کہنے لگے کہ میرے باپ تمہارے باپ سے بڑے تھے اور وہ تھرڈ کلاس (Third Class) میں سفر کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد خاموش ہو گئے۔ یہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے اولاد کے ساتھ تربیت کا انداز۔

ایک اور واقعہ خاکسار کو یاد آیا کہ ایک روز مکان کی تنگی کی وجہ سے مکان کے مطالبہ کی ایک درخواست لے کر خاکسار محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے درخواست پڑھی اور پھر مجھے کہنے لگے کہ کہیں کوئی مکان خالی نہیں ہے اور پھر کافی ناراض ہوئے اور مجھے ڈانٹ دیا۔ میں ابھی کم عمر تھا۔ مجھے رونا آ گیا اور جب میں رونے کی حالت دفتر سے باہر جانے لگا تو ایک کارکن نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میاں صاحب ناراض ہو گئے اور مجھے ڈانٹ دیا۔ تو کارکن مسکرا کر کہنے لگے کہ تو تمہارا کام ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جس کو موصوف ڈانٹ دیتے تھے اس کے ساتھ شفقت کا سلوک بھی فرماتے تھے۔ اور یہ سچ ثابت ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر خاکسار کو چٹھی آئی کہ آپ اور آپ کی والدہ کے لیے فلاں مکان الاٹ کیا جاتا ہے۔ یہ تھا محترم موصوف کی شفقت کا انداز۔

اللہ تعالیٰ اس عظیم شخص کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے نقشہ قدم پر چلنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

از قلم سفیر احمد شمیم صاحب قادیان حال نزیل
ٹورنٹو کینیڈا
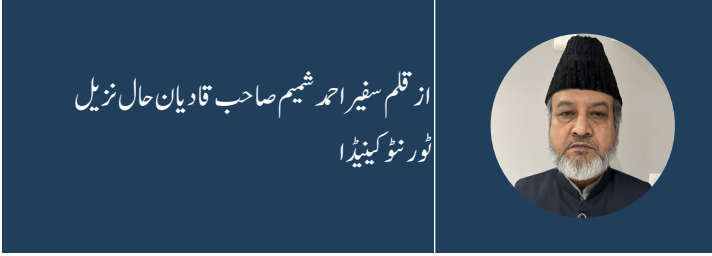
فلسطین

فلسطین کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے... عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اِس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟... سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے، سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے، کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا... پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں اور آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے۔

قُلْ یٰۤاَہْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (اٰل عمران آیت 65)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوتِ اتحاد دیتا ہے کیا اِس موقع پر جب کہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے،... وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کیلئے دشمن نے کیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحُونَ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔...

پس ہمیں چاہئے کہ اپنے عمل سے، اپنی قربانیوں سے، اپنے اتحاد سے، اپنی دعاؤں سے، اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ اُلٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری وانحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اُٹھانے لگ جائیں گے۔

(اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ، انوار العلوم جلد 19، صفحہ 574-571)

رپورٹ

جلسہ خلافت

منعقدہ ۴ فروری ۲۰۲۴ - بمقام ایوانِ طاہر

رپورٹ جلسہ خلافت

اللہ تعالیٰ کی فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو اپنا نیشنل جلسہ خلافت بروز اتوار، 4 فروری 2024 منعقد کرنے کا موقع ملا۔ اس تقریب کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم عابد خان صاحب کو بطور نمائندہ اور مہمان خصوصی کے مقرر کیا۔

جلسہ کی تیاری کے لیے خدام نے بے شمار گھنٹوں کی محنت لگا کر مسجد بیت الاسلام اور ایوان طاہر کو سجایا۔ اس کے ذریعہ سے جماعت کے ممبران میں پروگرام کے لیے جوش پیدا کیا گیا اور اس سے ماحول بھی خوشگوار ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن کا آغاز مسجد بیت الاسلام میں صبح ساڑھے چھ بجے فجر کی نماز کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد مہمان خصوصی اور خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے لیے ناشتہ کا انتظام کیا گیا۔ نماز فجر اور ناشتہ کے بعد ساڑھے نو بجے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی نیشنل عاملہ اور قائدین علاقہ کو محترم عابد خان صاحب کے ساتھ ایک خصوصی صحبت صالحین کے اجلاس میں شرکت کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ اجلاس الخدمت بورڈ روم (مرکزی ہیڈ کوارٹر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا) میں منعقد ہوا، جس میں شاملین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح اور واقعات سننے کا موقع ملا۔ عابد خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کے ممبران اور عہدیداروں کے ساتھ مثالی سلوک اور ہمدردی کی مختلف مثالیں بیان کیں۔

صحبت صالحین کے اجلاس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے پہلے گیسٹ ہاؤس، "سرائے خدمت" کا افتتاح محترم امیر جماعت کینیڈا لال خان ملک صاحب نے دعا کے ساتھ کیا۔ اس گیسٹ ہاؤس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا اور اس کے لیے دعا کی تھی کہ "اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے"۔ اس کے بعد گیسٹ ہاؤس کا ٹور دیا گیا اور ساتھ ہی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے ممبران کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

جلسہ خلافت کے پروگرام کے ساتھ، جماعت کے ممبران کے لیے دو نمائشوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کی بدولت مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے تبرکات جماعت کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملا۔ یہ نمائش ایوان طاہر کی دوسری منزل پر منعقد کی

گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس سے زائد اشیاء جماعت کے سامنے پیش کی گئیں۔

ابتدائی طور پر **تبرکات کی نمائش** دوپہر بارہ بجے سے پونے دو بجے تک ہونی تھی، لیکن کثرت سے آئے ہوئے مہمانان کی وجہ سے نمائش کا وقت شام 7 بجے تک بڑھا دیا گیا۔ اس

قسم کی نمائش اتنے بڑے پیمانے پر پہلی دفعہ دکھائی گئی تھی۔ مہمان اُن تبرکات کی تصویریں لیتے اور خدا کے پاک بندوں کے تبرکات کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتے۔ ممبران جو اپنے ذاتی مجموعہ سے ان تبرکات کو لائے تھے وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر مہمانوں کو ان تبرکات کی تاریخ سے آگاہ کرتے رہے۔ الحمدللہ ایک ہزار سے زائد انصار، خدام اور اطفال ممبران اس نمائش سے مستفید ہوئے۔ کئی شاملین نے اس نمائش کو دوبارہ منعقد کرنے کی بھی تجویز کی۔ مکرم امیر صاحب اور مکرم عابد خان صاحب نے بھی اس نمائش کو دیکھا اور ان تبرکات کو لوگوں کے لیے جمع کرنے کے لیے خدام کی کاوشوں کو سراہا۔

دوسری نمائش کا انتظام ایوان طاہر کی تیسری منزل پر جامعہ احمدیہ کینیڈا میں کیا گیا۔ یہ نمائش جامعہ احمدیہ کے طلباء نے تیار کی اور اس کا عنوان **خلافتِ راشدہ** تھا۔ اس نمائش میں خلفاء راشدین کی تفصیلی تاریخ بیان کی گئی اور خلفاء کے زندگی میں ہونے والے اہم واقعات بیان کئے گئے۔ اس نمائش کے دلچسپ مناظر نے تمام شاملین کے لیے خلفاء کی زندگیوں میں ہونے والی واقعات کو اچھی طرح سمجھنے میں مدد کی۔

ظہرانہ کا انتظام ساڑھے بارہ سے دو بجے، ظہر اور عصر کی نمازوں کی ادائیگی، سے پہلے کیا گیا۔

جلسہ خلافت کی تقریب کا آغاز ظہر اور عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد ہوا۔ طاہر ہال شاملین سے بھرا ہوا تھا اور باقی شاملین کا اس پروگرام کو سننے کا انتظام مسجد بیت الاسلام میں

کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس پروگرام کو یوٹیوب پر براہ راست نشر کیا گیا، جس سے ملک بھر کے ممبران اور ملک کے باہر کے ممبران اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی نشریات دوپہر بارہ بجے شروع ہوئیں، جس میں مختلف مربیان نے خلافت کی برکات اور اہمیت پر گفتگو کی۔ جلسہ کی نشریات اردو، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں کی گئی۔ جلسہ کی مرکزی کارروائی مختلف ترانوں، نظموں، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا محترم طاہر احمد صاحب کے خطاب، امیر جماعت کینیڈا محترم لال خان ملک صاحب کے خطاب اور مہمان خصوصی محترم عابد خان صاحب کے خطاب، جس میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف واقعات بیان کئے، پر مشتمل تھی۔

عابد خان صاحب نے حضور انور کے سلام کا تحفہ شاملین کو دیا۔ یہ تمام شاملین کے لیے ایک بڑی خوشی کا موقع تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو اپنی برکات سے نوازتا

رہے۔ اور ہمیں ہمیشہ اپنے امام کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مجلس شوریٰ کی تجویز کے ماتحت امسال special needs والے خدام اور اطفال کو بھی اس جلسہ میں شامل کیا گیا۔ افتتاحی "SEND Accommodation Space "

کا انعقاد مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ہیڈ کوارٹر 'الخدمت' میں کیا گیا۔ اس Accommodation Space نے کل چھ خدام اور ایک طفل، جن کو مختلف معذوریوں کا سامنا تھا، ان کی خدمت کی۔ ان سب کو ان کی مخصوص ضروریات کے مطابق مدد فراہم کی گئی۔

اس کے علاوہ SEND Accommodation House میں پرائیویٹ لائیو سٹریمنگ دستیاب تھی جس کے ذریعہ فیملی ممبران اپنے متعلقہ فیملی ممبر کے ساتھ رہ سکتے تھے۔ کھانے کے انتظامات کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے کھیل اور سرگرمیوں کا بھی انتظام تھا۔

کمیونیکیشن سپورٹ:

سماعت سے محروم شرکاء کے لیے Sign Language کے ترجمان مدد کے لیے دستیاب تھے۔

Intellectual سپورٹ:

رضاکاروں نے Intellectual Disabilities والے شرکاء کی رہنمائی اور مدد کی، تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ پورے پروگرام میں ان کو مصروف رکھا جائے اور ان کو پروگرام کی سمجھ بھی آئے

طبی سپورٹ:

ایک مکمل لائسنس یافتہ ڈاکٹر Accommodation Space موجود تھا۔ تاکہ شاملین کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔

Closed Captioning: اس کے ذریعہ سے سماعت سے محروم شرکاء کو پروگرام میں حصہ لینے کا موقع ملا۔

Descriptive Audio: لایو سٹریم کے ساتھ Descriptive Audio Narration کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ جس کے ذریعہ سے Visual Impairments والے شرکاء کو پروگرام کی کاروائی کی تفصیلی آڈیوز پیش کی گئی۔

شاملین کے تاثرات نے SEND Accommodation Space کے مثبت اثرات ظاہر کیے۔ بہتوں نے اس بندوبست کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس کے ذریعہ سے ان کو پروگرام سے پوری طرح لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔

ان خصوصی ممبران کو نمائش پر بھی لے جایا گیا اور ان کی استطاعت کے مطابق ان کو جلسہ میں بھی شرکت کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان خدام اور اطفال کو مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں اس تحریک کے ذریعہ سے شمولیت کا بھی موقعہ ملا۔ ان خدام اور اطفال کی فیملیاں بہت شکرگزار تھیں کہ ان کے بچوں کے لیے پروگرام میں شمولیت کے لیے ان کے مطابق ماحول بنایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ خلافت میں شاملین کی تعداد **3000** سے زائد تھی۔

جس میں 2124 خدام، 600 اطفال اور 300 انصار شامل تھے۔ جبکہ، یوٹیوب پر اس پروگرام کے 11000 سے زائد ویوز ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی بدولت اس جلسہ کی حاضری خدام اجتماع کی ایک دن کی حاضری سے بڑھ کر تھی۔ الحمدللہ

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے، مختلف شعبوں سے 300 سے زائد خدام نے اپنی دن رات کی خدمات پیش کیں۔ تمام رضاکاروں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کی اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح کے سچے خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
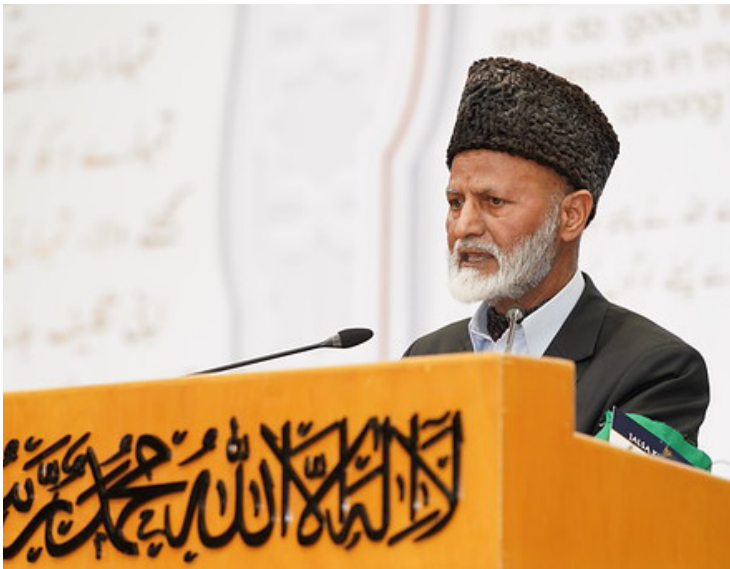
بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وَا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مطلق خُدا ہو جائے گا

دُشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہو گا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا

جو کہ شمع رُوئے دِلبر پر فِدا ہو جائے گا
خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ روحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

جِس کو تم کہتے ہو یارو یہ فنا ہو جائے گا
ایک دِن سارے جہاں کا پیشوا ہو جائے گا

کلامِ محمود صفحہ 38
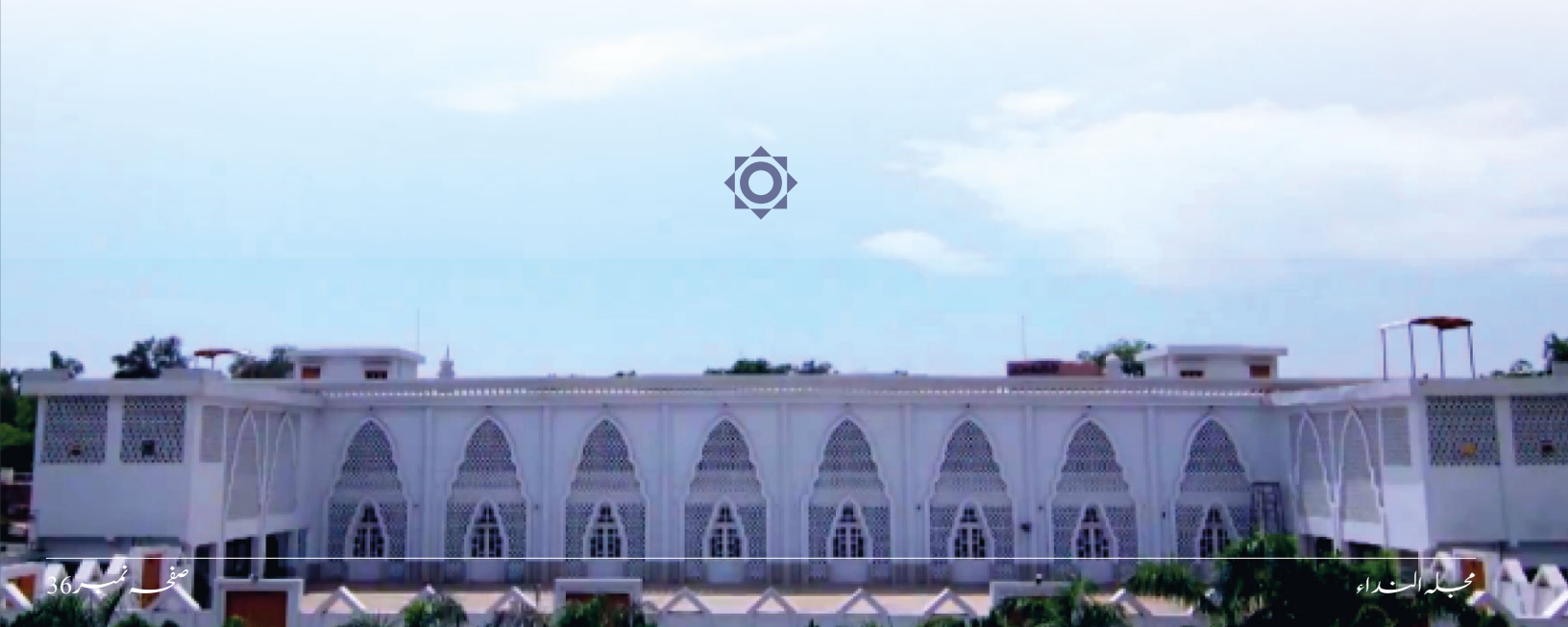
دلچسپ کھیل

دیے گئے سوالات کے جوابات سے خانے پُر کریں۔

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
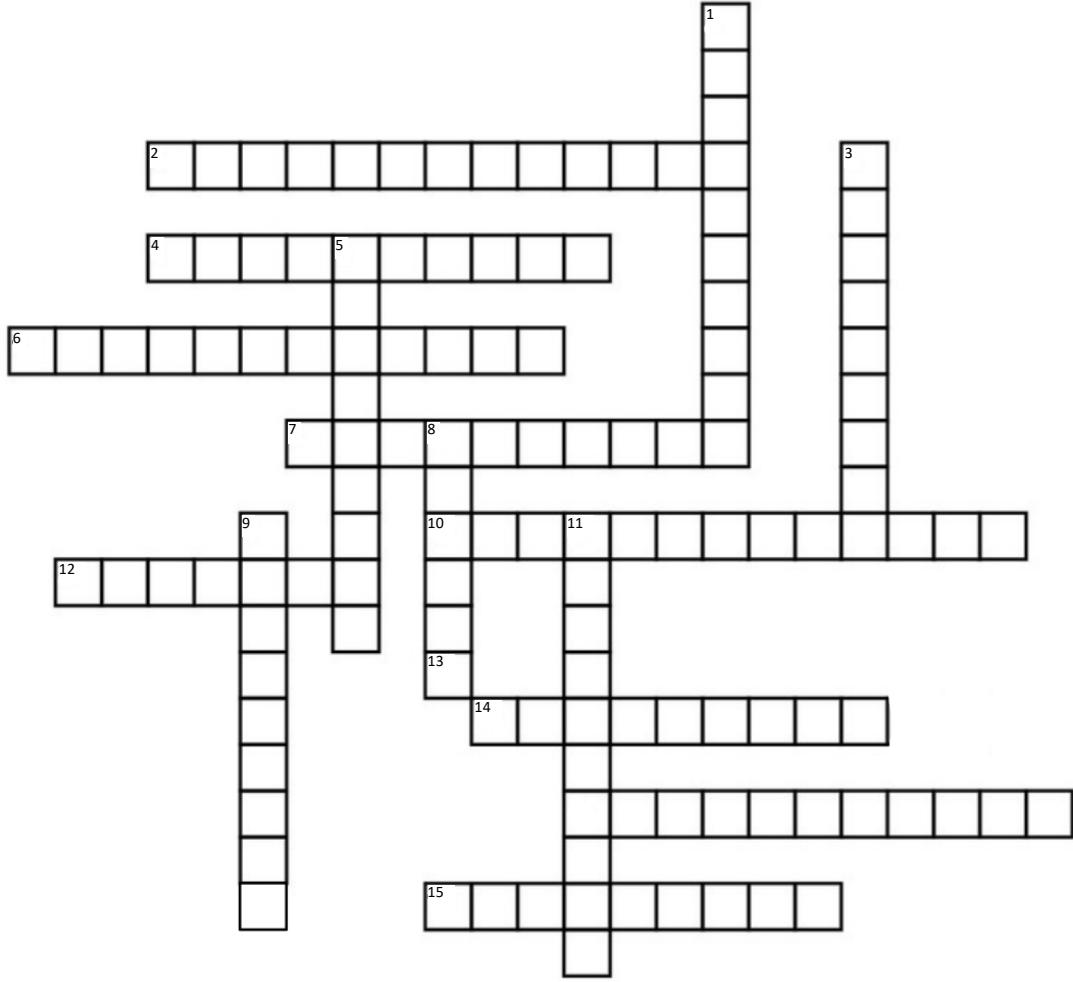
کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

5- حضورؓ کی کون سی تفسیر قرآنی قرآن پاک کی تمام سورتوں کی مختصر تفسیر پر مشتمل ہے؟

13- کس کتاب میں حضورؓ نے فرشتوں کے موضوع پر گہرائی سے روشنی ڈالی ہے؟

1- یہ کتاب مولوی محمد علی صاحب کے "The Split" کا تفصیلی جواب ہے، جنہوں نے خلافت کے انکار کرنے کے بعد لاہور میں اپنی جماعت قائم کی۔

9- حضرت مصلح موعودؓ کی تمام نظموں کا مجموعہ۔

4- یہ کتاب ایک تقریر ہے جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کی اہمیت، خلافت کی برکات اور خلافت سے متعلق اعتراضات کے مدلل جوابات بیان کیے۔

2- یہ کتاب 1925ء میں جلسہ گاہ میں انسان کی روحانی و اخلاقی تربیت اور گناہ سے بچنے کے اسباب کے موضوع پر دو تقاریر پر مشتمل ہے۔

7- اس کتاب میں حضورؓ نے مبلغین کے لیے نصائح بیان فرمائی ہیں۔

14- حضورؓ نے اپنے اس خطاب میں تاریخ عالم میں کامیاب ہونے والی مادی تحریکوں اور ان کی کامیابی کا راز تفصیلاً بیان فرمانے کے بعد مذہبی تحریکات کے عظیم الشان ادوار کا ذکر فرمایا ہے۔

3- یہ کتاب حضرت مصلح موعودؓ کی ان چند تقاریر کا مجموعہ ہے جو انہوں نے 1938ء سے 1958ء تک جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

11- یہ کتاب حضرت مصلح موعودؓ نے امیر امان اللہ خان فرمانروائے افغانستان کے لئے اس زمانے میں بطور اتمام حجت بصورت مکتوب تحریر فرمائی تھی۔

6- حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت و سوانح کے بارہ میں حضور کی کتاب۔

12- حضورؓ نے اپنی کون سی کتاب میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے بہترین طریق بیان فرمائے ہیں؟

8- حضورؓ نے 27 ستمبر 1942ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر یہ خطاب فرمایا جس میں آپ نے اہم معاصر سیاسی تحریکات، جمہوریت، اشتمالیت اور اشتراکیت وغیرہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور ان تحریکات کے بنیادی نقائص کی نشاندہی کی۔

10- حضورؓ نے اس کتاب میں احمدیت سے متعلق اس بنیادی سوال کہ 'احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟' اس کا جواب تحریر فرمایا جس میں نہایت ہی آسان پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد کا تعارف کروایا گیا ہے۔

15- حضورؓ کی اس قرآنی تفسیر کا کیا نام ہے جو قرآن مجید کے علوم اور معارف کا بیش بہا خزانہ ہے؟
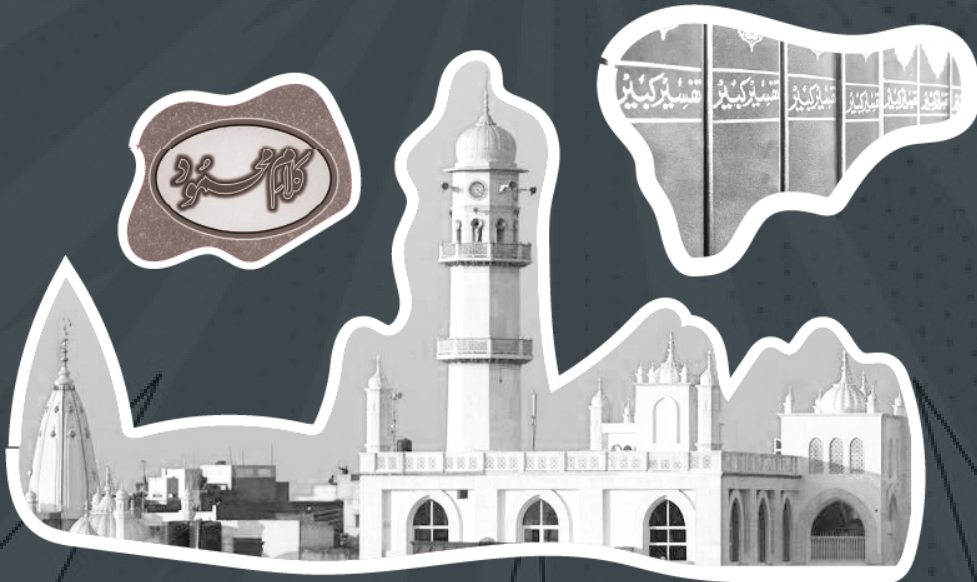
جوابات اگلے صفحات پر موجود ہیں۔

اردو ادب

انگریزی الفاظ کے اردو معنی

English/انگریزی	Urdu/اردو	Transliteration/تلفظ
Sun	سورج	Sooraj
Mercury	عطارد	Ataarad
Venus	زہرہ	Zuhra
Earth	زمین	Zameen
Mars	مریخ	Mareekh
Jupiter	مشتری	Mushtari
Saturn	زحل	Zahl
Uranus	یورینس	Youreinas
Neptune	نیپچون	Nepchoon

جوابات: دلچسپ کھیل

5. تفسیر صغیر　13. ملائکۃ اللہ　1. آئینۂ صداقت　9. کلام محمود　4. برکاتِ خلافت　2. منہاج الطالبین　7. زرّیں ہدایات　14. انقلابِ حقیقی

3. سیر روحانی　11. دعوت الامیر　6. نبیوں کا سردار　12. ذکر الٰہی　8. نظام نو　10. احمدیت کا پیغام　15. تفسیر کبیر

صحیح تلفظ

عام طور پر بولے جانے والے الفاظ کا صحیح تلفظ درج ذیل ہے:

غلط تلفظ	صحیح تلفظ
لَفَظ	لَفْظ
مُحَبَّت	مَحَبَّت
سَمُنْدَر	سَمَنْدُر
تَوَجَّہ	تَوَجُّہ
قَتَل	قَتْل
نِمَک	نَمَک
اِخلاق	اَخلاق
حَرَف	حَرْف
کُتَب	کُتُب
خِیال	خَیال
جِناب	جَناب
صُبَح	صُبْح
قَبَر	قَبْر
تَسَلْسَل	تَسَلْسُل

بتاؤں تمہیں کیا، کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
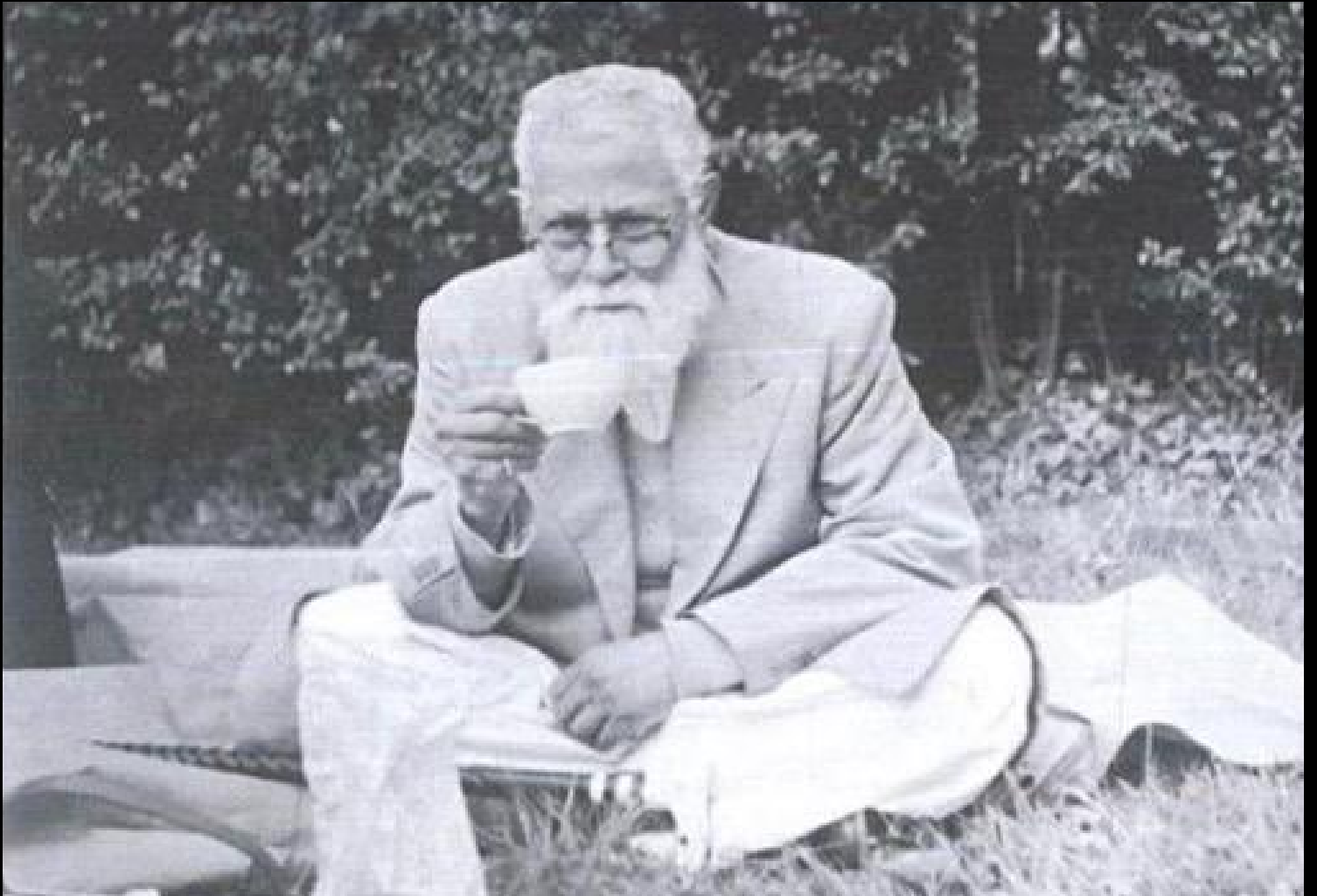
لیکن جہاں تک انسانیت کا سوال ہے اس قسم کی بمباری کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 10/ اگست 1945ء کو خطبہ جمعہ میں جاپان کے شہر ہیروشیما پر ہونے والی بمباری کے حادثہ کے بعد ارشاد فرمایا: "یہ ایک ایسی تباہی ہے جو جنگی نقطۂ نگاہ سے خواہ تسلی کے قابل سمجھی جائے۔ لیکن جہاں تک انسانیت کا سوال ہے اس قسم کی بمباری کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہمیشہ سے جنگیں ہوتی چلی آئی ہیں اور ہمیشہ سے عداوتیں بھی رہی ہیں۔ لیکن باوجود ان عداوتوں کے اور باوجود ان جنگوں کے ایک حد بندی بھی مقرر کی گئی تھی جس سے تجاوز نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اب کوئی حد بندی نہیں رہی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ شہر جس پر اس قسم کی بمباری کی گئی ہے وہاں عورتیں اور بچے نہیں رہتے تھے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ لڑائی کی ذمہ داری میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اگر جوان عورتوں کو شامل بھی سمجھا جائے تو کم از کم بلوغت سے پہلے کے لڑکے اور لڑکیاں لڑائی کے کبھی بھی ذمہ دار نہیں سمجھے جا سکتے۔ پس گو ہماری آواز بالکل بیکار ہو لیکن ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خون ریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان برا لگے یا اچھا..."

(الفضل 16/ اگست 1945ء صفحہ 1 تا 2)